دل کی بات

نفاذِ شریعت بل اور ابلیس کی مجلس شوریٰ

موجودہ مسلم لیگی حکومت نے پاکستان میں نفاذ شریعت کے عزم کا اظہار کیا اور ایک شریعت بل قومی اسمبلی میں پیش کر دیا۔ جو قومی اسمبلی سے منظور ہو کر سینٹ میں منظوری کا منتظر ہے اور منظوری کے آثار بہ ظاہر معدوم ہیں۔

ہم نے انہی صفحات میں گزشتہ مہینوں لکھا تھا کہ مجلس احرارِ اسلام شریعت بل کی بے جا مخالفت کے حق میں نہیں ہے۔ ہم لادین سیاست دانوں اور اپنی بولی میں بہر حال ایک واضح فرق باقی رکھنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ پاکستان کی دیگر دینی جماعتوں کی طرح مجلس احرار اسلام نے بھی دینی حوالے سے اس بل کا مکمل جائزہ لیا، اس کو مزید بہتر اور قابل عمل بنانے کیلئے پورے اخلاص کے ساتھ حکومت کو تجاویز پیش کیں۔ لیکن صورت حال یہ ہے کہ نفاذ شریعت کیلئے پیش رفت تو کجا خود حکومتی وزرا اور بعض ارکان اسمبلی شریعت کے بارے میں توہین آمیز اور کفریہ کلمات بک رہے ہیں۔

افسوس ناک پہلو یہ ہے کہ سپیکر قومی اسمبلی الٰہی بخش سومرو جنہوں نے شریعت بل منظور کیا وہی اس کے خلاف بول رہے ہیں۔

وہی قتل بھی کرے ہے وہی لے ثواب الٹا

۴، دسمبر ۱۹۹۸ء کو لاہور میں فنکاروں کے لئے "گریجوایٹ ایوارڈز" کی تقریب میں خطاب کرتے ہوئے انہوں نے جو زہر افشانی کی ہے اس کا خلاصہ یہ ہے۔

"شریعت بل کے نفاذ سے معاشرے میں کوئی تبدیلی نہیں آئے گی۔ سب کچھ اسی طرح چلتا رہے گا۔ فنکاروں اور خواتین کو نفاذ شریعت بل سے خوفزدہ ہونے یا گھٹن محسوس کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ گزشتہ پچاس سالوں میں کئی بل پاس ہوئے اور سرکاری کاغذات میں جمع ہو گئے مگر کسی کے راستے کی رکاوٹ نہیں بن سکے۔ اسی طرح شریعت بل بھی فنکاروں اور خواتین سمیت کسی کے راستے کی رکاوٹ نہیں بنے گا بلکہ سب کچھ جس طرح ہے اسی طرح چلتا رہے گا۔ وزیر اعظم یہ بل صرف دہشت گردوں اور تخریب کاروں کو سزا دینے کے لئے لا رہے ہیں۔

سپیکر موصوف نے اپنی بیوی کے حوالے سے بتایا کہ قومی اسمبلی میں شریعت بل منظور ہوا تو ان کی بیوی نے اس پر شدید احتجاج کرتے ہوئے کہا کہ میرا ہیئر ڈریسر (گیسو تراش) دکان چھوڑ کر جا رہا ہے کیونکہ اب عورتیں بال نہیں کٹوا سکیں گی۔ چنانچہ میں نے اپنی اہلیہ کو مطمئن کیا کہ شریعت کے نفاذ سے خواتین پر کوئی پابندی نہیں لگے گی۔ بلکہ پورا پاکستان اسی طرح چلتا رہے گا۔ سپیکر نے مزید کہا کہ پاکستان میں طالبان کی طرز کا نظام آنے کا کوئی خطرہ نہیں۔ (روزنامہ خبریں ملتان-۵، دسمبر ۱۹۹۸ء)

اسی طرح وفاقی وزیر بہبود آبادی عابدہ حسین نے وی اے او کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا

"شریعت بل سے بڑی تبدیلی نہیں آئے گی۔ میں اپنے سر کو نہیں ڈھانپتی۔ (خبریں ملتان ۳۰، دسمبر ۱۹۹۸ء)

ان بیانات کی روشنی میں یہ سمجھنا کوئی مشکل نہیں کہ حکومت کے عزائم کیا ہیں؟۔ دینی جماعتوں نے محض اس لئے شریعت بل کی مشروط حمایت کی تھی کہ حکمران نفاذِ اسلام کے سلسلہ میں علماء کے عدم تعاون کو بہانا نہ بنائیں اور اگر یہ کارِ خیر ان حکمرانوں کے ذریعے انجام پاجاتا ہے تو ہمارا ہی مقصد پورا ہوگا...... لیکن

اے بسا آرزو کہ خاک شدہ

وزیراعظم کا حال یہ ہے کہ انہوں نے ایک سینیٹر کو توہین رسالت کا مرتکب قرار دیا مگر آج تک اس کا نام نہیں بتایا۔ چاہیے تو یہ تھا کہ نواز شریف صاحب مذکورہ سنیٹر کے خلاف خود مدعی بن کر مقدمہ درج کراتے اور اسے قرار واقعی سزا دلوا کر عبرت کا نشان بنا دیتے۔ مگر انہوں نے توہین رسالت کرنے والے یہود و نصاریٰ کی خوشنودی میں اللہ و رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ناراض کیا۔ (معاذاللہ)

محمد نواز شریف پاکستان کے طاقتور ترین وزیراعظم ہیں۔ اس وقت ان کے پاس ضیاء الحق شہید والے اختیارات ہیں اور وہ ضیاء الحق مرحوم کے منہ بولے بیٹے بھی ہیں۔ ان کے بقول کہ انہوں نے بیت اللہ شریف میں اللہ سے عہد کیا ہے کہ پاکستان میں اسلامی نظام نافذ کروں گا۔ وہ سوچ لیں کہ اللہ سے عہد شکنی کی سزا کیا ہے؟۔ اور یہ سزا گزشتہ پچاس برس سے پاکستانی بھگت رہے ہیں۔ سپیکر اور وزراء کے بیانات پڑھ کر محسوس ہوتا ہے کہ یہ قومی اسمبلی نہیں بلکہ بقول اقبال "ابلیس کی مجلس شوریٰ" ہے۔ جو اسلام کا نام لیکر اسلام کی مخالفت کا ابلیسی ہتھیار استعمال کر رہی ہے۔ سومرو صاحب اسی مجلس کے سپیکر ہیں جس کے اکثر ارکان ابلیس کے حقیقی جانشین اور اس کے ہرکارے ہیں۔ فساق و فجار، علانیہ زانی شرابی اور بدمعاش ہیں۔ دُم بریدہ سگانِ یہود و نصاریٰ ہیں۔ اسلامی عقائد، اقدار، تہذیب اور اعمال کے خلاف ان کی زبانیں کتوں کی طرح چلتی ہیں۔ جب یہ بھونکتے ہیں تو پھر ان کو دیکھ ان کی زنانِ فاحشہ بھی بھونکتی ہیں۔ لعنت بر پدرِ برفرنگ۔

سودی نظام کی بقاء کے لئے کروڑ پتی سکیموں کا اجراء، سود کے حق میں حکومتی اپیل، ذرائع ابلاغ سے عریانی و فحاشی اور بدمعاشی کا فروغ یہ اللہ کے غضب کو دعوت دینے والے اعمال ہی تو ہیں۔ وزیراعظم اپنی سیاسی فتوحات پر تکبر اور غرور کرنے کی بجائے بارگاہ الٰہی میں ان اعمال سیۂ کی معافی مانگیں اپنے بدزبان وزیروں کے منہ میں لگام دیں اور رمضان المبارک کے مقدس مہینہ میں نفاذ شریعت کے مبارک عمل کی تکمیل کریں۔

باقی رہا طالبان کا اسلام؟ تو یہ بھی امریکی کتوں یہود و نصاریٰ کی طرف سے طالبان کو بدنام کرنے کا پروپیگنڈہ ہے۔ طالبان کا اسلام کوئی الگ اسلام نہیں۔ وہی اسلام ہے جس پر پوری دنیا کے مسلمانوں کا ایمان ہے اور جو عین قرآن و سنت ہے۔ اسلام کا راستہ اب کوئی نہیں روک سکتا۔ تم روک کر دیکھو۔ پاکستان کے ہی طالبان ابابیلوں کی طرح نکلیں گے۔ اور فساق و فجار بے دینوں کو نشانِ عبرت بنا دیں گے۔

ربوہ کا نیا نام ''چناب نگر'' رکھا جائے۔

۶، نومبر ۱۹۹۸ء کو پنجاب اسمبلی نے ربوہ کے نام کی تبدیلی کی ایک قرارداد متفقہ طور پر منظور کی۔ جس کے محرک مولانا منظور احمد چنیوٹی تھے۔ ملک کے تمام دینی حلقوں نے اس فیصلہ پر پنجاب اسمبلی کو مبارکباد دی۔ کل جماعتی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں نے گورنر پنجاب اور صوبائی وزیر مال سے ملاقات کر کے چند نام بھی پیش کئے۔ مگر اتنے اچھے اقدام کو جس طرح خود حکومت نے پامال کیا وہ بدترین مثال ہے۔ پہلے ''نیو قادیان'' نام رکھا گیا اور دینی حلقوں کی مخالفت پر اب ''چک ڈھگیاں'' ربوہ کا پرانا نام تجویز کر کے نوٹیفکیشن کر دیا گیا ہے۔ ہم اس نئے نام کو نامنظور کرتے ہوئے حکومت پنجاب سے مطالبہ کرتے ہیں کہ چونکہ یہ شہر دریائے چناب کے کنارے واقع ہے اسی مناسبت سے اس کا نام ''چناب نگر'' رکھا جائے۔ علاوہ ازیں سینکڑوں ایکڑ اراضی قادیانیوں کے ناجائز قبضہ سے واگزار کرا کے وہاں کے باشندوں کو مالکانہ حقوق دیئے جائیں۔

غدارِ پاکستان ڈاکٹر عبدالسلام کے لئے یادگاری ٹکٹ کا اجراء:۔

حال ہی میں محکمہ ڈاک نے غدار پاکستان آنجہانی ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کی سائنسی خدمات کے اعتراف میں یادگاری ٹکٹ جاری کیا ہے۔ کون نہیں جانتا کہ قادیانی اسلام اور وطن دونوں کے غدار ہیں۔ یہ ڈاکٹر عبدالسلام وہی ہے جس نے پاکستان کے ایٹمی راز اسرائیل اور امریکہ کو دیئے اور اسی خدمت کے عوض اسے نوبل پرائز دیا گیا۔ جس نے پاکستان کو لعنتی ملک قرار دیا تھا۔ ایسے غدار ملت اور غدار وطن کے لئے ٹکٹ کا اجراء یقیناً قابل مذمت ہے۔ ہم حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ مذکورہ ٹکٹ منسوخ کر کے تلف کئے جائیں اور سائنسی خدمات کے اعتراف میں عظیم محب وطن ڈاکٹر عبدالقدیر کے لئے یادگاری ٹکٹ جاری کیا جائے۔

عراق ...... امریکی غنڈہ گردی کی زد میں:

۱۶، دسمبر ۱۹۹۸ء کو عراق پر امریکہ نے پھر حملہ کر دیا۔ مظلوم عراقی مسلمانوں پر میزائلوں، راکٹوں اور بموں کی بارش کر دی۔ جس کے نتیجے میں سینکڑوں مسلمان شہید ہو گئے۔

عراقی مسلمانوں کا قصور یہ ہے کہ وہ دنیا کے سب سے بڑے غنڈے اور دہشت گرد امریکہ کی اطاعت قبول کرنے سے انکاری ہیں۔ عراقی مسلمانوں پر ہونے والے اس ظلم پر عالم اسلام کی خاموشی اس سے بڑا سانحہ ہے۔ اس وقت امریکہ تنہا دندنا رہا ہے اور جس ملک پر جب چاہتا ہے حملہ کر دیتا ہے۔ پورا عالم عرب اور عالم اسلام امریکہ کی زد میں ہے۔ ہر طرف امریکی اڈے موجود ہیں جو مسلمان حکمرانوں نے مہیا کئے ہیں۔ ہم اس حملے پر سوائے مذمت، احتجاج اور کڑھنے کے اور کیا کر سکتے ہیں۔ یہ تو مسلم ممالک کے حکمرانوں کو سوچنا چاہیے کہ وہ اگر ''اسلامی کانفرنسوں'' کے ذریعے امریکی مفادات کا ہی تحفظ کرتے رہے تو پھر ان کی اپنی سلامتی غیر محفوظ ہے۔ جو امریکہ عراق پر حملہ کر سکتا ہے وہ دنیا کے کسی بھی اسلامی ملک کو کسی وقت نشانہ بنا سکتا ہے۔ اسلامی ممالک جب تک امت مسلمہ کے دفاع و تحفظ کے لئے دنیا کے سب سے بڑے بدمعاش، سب سے بڑے غنڈے اور سب سے بڑے دہشت گرد امریکہ کے خلاف متحد ہو کر مستقل لائحہ عمل تیار نہیں کرتے اس وقت تک کسی کی سلامتی بھی محفوظ نہیں۔